بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلہ دابق 7 کے مضمون کا اردو ترجمہ

ابو بصیر الافریقی کا مثالی کردار

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ جس نے اِس دورِ فتن میں ایسے لوگوں کو پیدا کیا، جو اللہ کے دین کی تڑپ رکھتے ہیں۔ جنھوں نے اللہ کے اِس انعام پر یقین رکھتے ہوئے، جو اُس نے اُن لوگوں کے لیے تیار کر رکھا ہے، جو اللہ کے دُشمنوں کو قتل کرتے ہیں، دنیا کو آخرت کے بدلے ترک کر دیا۔ یہ انعام اُن لوگوں کے لیے ہے، جو یہ جانتے بھی ہیں کہ یہ راستہ کتنا طویل ہو سکتا ہے اور اِس میں بھوک و پیاس بھی آسکتی ہے، مگر پھر بھی وہ اِسلام اور جہاد کے راستے کو لازم پکڑتے ہیں تاکہ وہ اِس راستے پر ڈٹے رہیں اور اُن کے ایمان کو بھی تقویت ملتی رہے۔ اُس راستے پر کہ جس کا اختتام ان شاءاللہ جنت میں ہو گا۔

ایمان کی آبیاری اللہ عزوجل کی مستقل عبادت، تلاوت، نماز، صدقات، اذکار اور قرآن و سُنت کے علم کے حصول کی جُستجو سے ہوتی ہے۔ یہ اعمال حضور ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی تھے۔ جیسا کہ اِسلاف کے ایک عالم اِمام الاوضاعیؒ جو بیروت کے قریب 159 ہجری میں شہید ہوئے، نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پانچ چیزوں پہ کاربند تھے۔

اوّل: اِجماعِ اُمّت کو لازم پکڑتے تھے۔

دوم: سُنت پر عمل پیرا تھے۔

سوم: مسجد میں (باقاعدگی) سے جاتے تھے۔

چہارم: تلاوتِ قرآن کی پابندی کیا کرتے تھے۔

پنجم: جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلتے تھے۔
یہ چیزیں بھائی ابو بصیر میں موجود تھیں، جیسا کہ اُن کے ایک بھائی جنھوں نے حال ہی میں شام کی طرف ہجرت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں۔

دعوت "امر بالمعروف و نہی عن المنکر"

"اور چاہیے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہو کہ جو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی کے کاموں سے روکے، درحقیقت یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں"۔(آلِ عمران، آیت 104)۔
وہ (ابو بصیرؒ) اپنے گھر، اپنے خاندان، اپنی گلی یا دیگر مسلمانوں میں کوئی بُرائی دیکھتے تو اُس کو اُنکے حال پر نہ چھوڑتے، بلکہ حکمت و تواضع کے ساتھ نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے تھے۔

آپ کی دعوت

"اور اِس سے اچھی بات کِس کی ہو سکتی ہے کہ جِس نے اللہ کی طرف بلایا، اور نیک عمل کرتا رہا، اور کہا کہ میں مسلمانوں (فرمانبرداروں) میں سے ہوں"۔(سورۃ۔ فُصِلَت، آیت۔ 33)۔
اُنہوں نے بہت سے لوگوں کو اللہ کی طرف بُلایا خاص طور پر جب وہ قید میں تھے، وہ قید میں ایک ایسے شخص سے مِلے جو ویسے تو مسلمان تھا لیکن مذہب اور مذہب سے منسلک ہر چیز سے اتنا متنفر تھا، کہ اُس نے اپنی بیوی کو حجاب پہننے اور اپنے بھائی کو عربی سیکھنے سے منع کیا ہوا تھا۔ قید میں یہ شخص بھائی ابو بصیرؒ سے مِلا اُن کے ساتھ دو، تین ماہ گزارے۔ اِس عرصے میں اُس نے تمام نمازیں مقررہ وقت پر ادا کیں، ہر رات قیام اللیل کا اہتمام اور روزانہ تلاوت شروع کر دی، اُس نے اپنی بیوی کو حجاب اور وہ گھر جو اُس نے سُود پہ قرض لے کر بنایا تھا، بیچنے کا ارادہ کر لیا تا کہ حرام سے بچا جا سکے۔ یہ اِن درجنوں کہانیوں میں سے ایک کہانی ہے کہ جس میں کسی قِسم کی مبالغہ آرائی نہیں ہے۔
جن لوگوں کو بھائی ابو بصیرؒ کی شہادت کا پتا چلا وہ روتے تھے اور اپنے بااعتماد دوستوں کو اللہ کا حکم اور امیر المومنین ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ کی بیعت کی دعوت دیتے تھے۔

آپ کے اذکار

یحییٰؑ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کے ذکر کی کثرت کا حکم دیتا ہوں، جس کی مثال اُس شخص کی سی ہے، جس کا دشمن اُس کے قدموں کو دیکھتے ہوئے اُس کا پیچھا کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ ایک غلام کی طرح ایک مضبوط قلعے میں پناہ لے لیتا ہے، وہ شیطان سے نہیں بچ سکتا سِوائے ذکر کے۔(ترمذی شریف)۔

وہ صبح کے اذکار کبھی نہیں چھوڑتے تھے، چاہے وہ گاڑی میں ہوتے، گھر میں ہوتے یا کہیں اور۔ وہ قرآن کی تلاوت زیادہ کرتے تھے۔ سب سے اچھا ذکر "سبحان اللہ" ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کو سکھایا، جو کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ "تم اللہ کے پاس اِس سے بہتر عمل لے کر نہیں جاؤ گے"۔ (بحوالہ حدیث صحیح الحاکم)۔

وہ صرف مُدلل بات پر یقین رکھتے تھے

بھائی ابو بصیر کوئی بھی بات ٹھوس ثبوت کے بغیر قبول نہیں کرتے تھے۔ آپ معاملے کی خود تحقیق کرتے نہ کہ اُس شخص پر اِکتفا کرتے جس نے وہ بات بتائی ہو۔ اگر ثبوت مِل جاتا تو وہ فوراً اللہ کے حکم کی تکمیل کرتے، اِس آیت کے مصداق۔

"مومنوں کی بات، جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ کرے، صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں "ہم نے سنا اور ہم نے مانا"۔ اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں"۔ (سورۃ نور، آیت 51)۔

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ جو آنکھیں بند کر کے فاسق علماء اور گمراہ آئمہ کی پیروی کرتے ہیں، جو دوزخ کی آگ کی طرف بلاتے ہیں، وہ اُن کی بات کو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی بات پر ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن توحید اور کفر، الولاء والبراء (اللہ کے لیے دوستی و دشمنی، مِلّتِ ابراھیم) کے بارے میں جو حق ہے، وہ واضح ہے، اور دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کی حقانیت بھی واضح ہے، اور خلیفہ ابراھیم ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ کی (شرعی) بیعت، یہودیوں، عیسائیوں، رافضیوں اور جمہوریت کے حامیوں کے خلاف جہاد کا حکم بھی بڑا واضح ہے۔ کوئی بھی شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر اِن علماء (علماءِ سو) کی رائے کو ترجیح نہیں دیتا، ماسِوائے اُن لوگوں کے جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا۔

اُنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور راھبوں کو خدا بنا لیا تھا۔۔ (سورۃ توبہ، آیت 31)۔

علم کی جُستجو

سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل جس سے نیکی کا ارادہ فرماتے ہیں، تو اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔ (صحیح بخاری و مُسلم)۔

وہ فقہی احکامات و معاملات کی تحقیق کرتے تھے، اور مسائل کو خود تلاش کرتے تھے۔ اللہ نے ان کو بہت فہم عطا کیا تھا جس سے وہ مختلف مسائل کا موازنہ کر سکتے، اور مسائل میں سے شرعی احکامات اخذ کر سکتے تھے۔ ابو بصیر بھائی اِس معاملے میں بہت زِیرک آدمی تھے۔

آپ کا روزہ

آپ حدیث کے مطابق سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے حضور سوموار اور جمعرات کے دن اعمال پیش کیے

جاتے ہیں، اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال روزے کی حالت میں پیش کیے جائیں۔(ترمزی شریف)۔

قیام اللیل

آپ اللہ کے اِس حکم کے مطابق قیام اللیل کا اہتمام کرتے تھے۔

اُن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، اور وہ اپنے رب کو ڈر اور اُمید سے پکارتیں ہیں۔۔(سورۃ سجدہ، آیت 16)۔

کفار پہ سخت اور ایمان والوں پہ شفیق تھے

"محمد الرّسول اللہ؛ اور جو اُن کے ساتھ (اُن کے صحابہ) ہیں، کفار پر بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت شفیق ہیں"۔(سورۃ الفتح، آیت 29)۔

جو کوئی بھی آپ کو جانتا تھا وہ آپ کے اچھے اخلاق اور ایمان والوں کے ساتھ آپ کی نرم مزاجی کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا تھا۔ اگر آپ محسوس کرتے کہ آپ نے کِسی کے ساتھ زیادتی کی ہے، تو آپ فوراًاُس سے معافی مانگ لیتے۔ اگر اُنہیں کِسی بھی مسلمان کے حق کے بارے میں تھوڑا سا بھی شک ہوتا تو وہ اپنا حق اُسے دے دیتے۔ کِسی کو بھی اُن کی بہادری کے بارے کوئی شک نہ تھا، وہ ایک شیر تھا، جس کے اعمال نے اِس بات کو ثابت کیا۔ اُنہوں نے کُفر کو (مسلمانوں پر) واضح کر دیا۔

آپ کی سخاوت

" (اللہ کی راہ میں) نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔(سورۃ توبہ، آیت 41)۔

آپ غریبوں اور اُن بہنوں، جن کے مجاہد شوہر قید میں تھے، اور مجاہدین کے ساتھ بہت تعاون کرتے تھے۔

اِس کی ایک مثال یہ ہے کہ جب انہوں نے دو بھائیوں (شیر ف اور سعید کواشی) کی مشکلات دیکھیں، تو آپ نے انہیں کئی ہزار یورو دیے تا کہ کاروائی کے لیے جس چیز کی اُنہیں ضرورت ہو اُس کی خریداری کر سکیں، جب اُن کے درمیان مختلف اوقات میں مختلف عملیات کے سلسلے میں رابطہ تھا۔ آپ نے قیدی مجاہدین کی بیگمات کے ساتھ بہت تعاون کیا۔ وہ بند مساجد اور بے گھر بہنوں کو نہیں دیکھ سکتے تھے، اور اُان کی مدد کے لیے اپنا مال اور اپنا گھر پیش کرتے تھے۔

دینی غیرت

ایک دفعہ حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ، نے کہا کہ اگر میں کِسی آدمی کو اپنی بیوی کیساتھ دیکھوں تو میں اُسے اپنی تلوار کی نوک سے ماردونگا، یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم سعد کی غیرت پہ حیرت زدہ ہو رہے ہو؟ اللہ کی قسم میں سعد

سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ عزو جل مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔اور اللہ کی غیرت کی وجہ سے جو کچھ ظاہر ہے اور جو کچھ نفاق سے پوشیدہ ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)۔

ابو بصیر بھائی اُس وقت غمگین ہو جایا کرتے تھے جب کبھی وہ دینِ اسلام کی خلاف ورزی اور مسلمانوں پر ظلم دیکھتے تھے۔وہ اِس بُرائی کو ختم کرنا چاہتے تھے۔

اللہ عزو جل اُنہیں شہداء میں قبول فرمائے،اور اُن پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔آمین